یہ سرحدیں قاتل ہیں

ہفتہ 8 دسمبر دن 11 بج اوپی چینا کے مونٹے رے سکوائر پر منگل 4 دسمبر کو ہونے والے مہاجرین کے حادثے اور زخمی ہونے والوں کے ساتھ یکجہتی کے لیے دھرنہ ہو گا ۔

-----4 دسمبر بروز منگل کو اوپی چینا میں ایک مہاجرین کی بھری ہوئی وین اور ایک کار جس میں تین مقامی آدمی تھے ایک سنگین حادثے سے دوچار ہوئی ۔ اس حادثے میں 17 افراد زخمی ہوئے جن میں بعض کی حالت تشویشناک ہے ۔

یہ واقعہ بلقانی راستے پر روز ہونے والے واقعات میں سے ایک ہے جس میں مہاجرین اپنے مستقبل کی خاطر یا جنگی حالات کی وجہ سے اپنی جان بچانے کے لیے اتنا مہنگا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

گزشتہ تین مہینے کروشیا اور سلووینیا کے علاقے مہاجرین کی نقل و حرکت کے لیے بہت مشکل ثابت ہوئے ہیں۔ یہی نام نہاد یورپین ملک ہیں جو کہ یورپین یونین کے فنڈز لے کر مہاجرین کے حقوق کا استحصال کرتے ہیں۔

ان کو پناہ دینے کی بجائے کروشین پولیس کے حوالے کر دیتے ہیں جو کہ پہلے تو ان مظلوم مہاجرین کو زدوکوب کرتے ہیں پھر ان کو دھکے مار کر سربیا اور بوسنیا کی سرحد پر چھوڑ دیتے ہیں ۔ یہ سب کچھ آن دی ریکارڈ اور روزمرہ کی بنیاد پر ہوتا ہے ۔ کچھ لوگ کم زخمی ہونے کی وجہ سے دوبارہ واپس آنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسی کوشش کے نتیجے میں نقصان اٹھاتے ہیں ۔ مثال کے طور پر دس دن پہلے نسیم نامی لڑکا جس کی عمر 25 سال تھی اور الجیریا سے تعلق رکھتا تھا سلووینیا کے دریائے ریکا میں ڈوب کر ہلاک ہو گیا اور اس کا ساتھی جو کہ اسے ڈوبتا دیکھ کر بے ہوش ہوگیا تھا پولیس نے اسے بھی پکڑ کر زدوکوب کیا۔ ابراہیم احمد جو کہ دمشق شام سے تعلق رکھتا تھا اس کو بھی چند دن پہلے کروشیا اور سلووینیا
کے درمیان دریائے دوبرا میں ڈوبتا ہوا دیکھا گیا ۔

یہ سب کچھ ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہےکہ لوگوں کےپاس یورپین ممالک میں آزادانہ نقل ع حرکت کے مواقع نہیں ہیں کیونکہ چند

یہ سرحدیں قاتل ہیں

ہفتہ 8 دسمبر دن 11 بج اوپی چینا کے مونٹے رے سکوائر پر منگل 4 دسمبر کو ہونے والے مہاجرین کے حادثے اور زخمی ہونے والوں کے ساتھ یکجہتی کے لیے دھرنہ ہو گا ۔

-----4 دسمبر بروز منگل کو اوپی چینا میں ایک مہاجرین کی بھری ہوئی وین اور ایک کار جس میں تین مقامی آدمی تھے ایک سنگین حادثے سے دوچار ہوئی ۔ اس حادثے میں 17 افراد زخمی ہوئے جن میں بعض کی حالت تشویشناک ہے ۔

یہ واقعہ بلقانی راستے پر روز ہونے والے واقعات میں سے ایک ہے جس میں مہاجرین اپنے مستقبل کی خاطر یا جنگی حالات کی وجہ سے اپنی جان بچانے کے لیے اتنا مہنگا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

گزشتہ تین مہینے کروشیا اور سلووینیا کے علاقے مہاجرین کی نقل و حرکت کے لیے بہت مشکل ثابت ہوئے ہیں۔ یہی نام نہاد یورپین ملک ہیں جو کہ یورپین یونین کے فنڈز لے کر مہاجرین کے حقوق کا استحصال کرتے ہیں۔

ان کو پناہ دینے کی بجائے کروشین پولیس کے حوالے کر دیتے ہیں جو کہ پہلے تو ان مظلوم مہاجرین کو زدوکوب کرتے ہیں پھر ان کو دھکے مار کر سربیا اور بوسنیا کی سرحد پر چھوڑ دیتے ہیں ۔ یہ سب کچھ آن دی ریکارڈ اور روزمرہ کی بنیاد پر ہوتا ہے ۔ کچھ لوگ کم زخمی ہونے کی وجہ سے دوبارہ واپس آنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسی کوشش کے نتیجے میں نقصان اٹھاتے ہیں ۔ مثال کے طور پر دس دن پہلے نسیم نامی لڑکا جس کی عمر 25 سال تھی اور الجیریا سے تعلق رکھتا تھا سلووینیا کے دریائے ریکا میں ڈوب کر ہلاک ہو گیا اور اس کا ساتھی جو کہ اسے ڈوبتا دیکھ کر بے ہوش ہوگیا تھا پولیس نے اسے بھی پکڑ کر زدوکوب کیا۔ ابراہیم احمد جو کہ دمشق شام سے تعلق رکھتا تھا اس کو بھی چند دن پہلے کروشیا اور سلووینیا
کے درمیان دریائے دوبرا میں ڈوبتا ہوا دیکھا گیا ۔

یہ سب کچھ ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہےکہ لوگوں کےپاس یورپین ممالک میں آزادانہ نقل ع حرکت کے مواقع نہیں ہیں کیونکہ چند

یورپین ممالک کے بارڈرز تقریبا ساتھ ساتھ ساتھ منسلک ہیں ۔ وہاں سے ایک ایک کر کے تو بارڈر پار ہوسکتا ہے لیکن گروپ کی شکل میں ناممکن سے بات ہے۔ اس وجہ سے لوگ خطرناک راستہ چلتے ہیں مثال کے طورپر ٹرک، کنٹینر یا پھر جنگلوں میں سے پیدل مارچ کرنا یا پھر ایجنٹوں کو پیسے دے کر ان کی رہنمائی میں نقل و حرکت کرتے ہیں یا پھر کسی وین میں جانوروں کی طرح گھس کر بارڈرز پار کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ منگل کے دن کا واقعہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے ۔ اس کے نتیجے میں خدانخواستہ اموات بھی ہو سکتی تھیں ۔ ہم ان لوگوں کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں جو کہ اپنی زندگی پر کھیل کر ایک نئی اور خوشحال زندگی کے لیے یہاں آرہے تھے اور ہم بالکل مذمت کرتے ہیں پولیس کے ان اقدامات کی جن کی وجہ سے یہ حادثہ ہوا۔ اور ہم ان اسمگلرز کی بھی پرزور مذمت کرتے ہیں جن کو انسانی جانوں کی قیمت سے زیادہ پیسے لے کر مہاجرین کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کرنے کی عادت پڑ چکی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بارڈر بند ہے اور ایک بند بارڈر کو پار کرنا انسانی جان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے ۔ جو بھی بارڈر کراس کرتا ہے وہ کوئی خطرہ نہیں بلکہ ایک انسانی جان ہے ۔ اصل خطرہ تو وہ فوج ہے جو کہ بارڈر پر کھڑی ہے اور یہی فوج ہے جس کی وجہ سے اوپی چینا میں ہونے والے حادثے کے نتیجے میں انسانی جانیں بھی جاسکتی تھیں ۔ پی ڈی پارٹی نے اس حادثے کی وجہ سے بارڈر پر کنٹرولنگ اور گشت کو اور زیادہ سخت کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ بارڈر کراس کرنے والوں کو روکا جاسکے۔

جو لوگ بھی ایسے احکامات دیتے ہیں، یا نسلی اور قومیت کی بنیاد پر امتیازی سلوک کرتے ہیں، نت نئے قانون بنا کر انسانی حقوق کو پامال کرتے ہیں ان کے لیے انتہائی شرم کا مقام ہے ۔ بارڈر اٹلی کا ہو یا کسی بھی ملک کا انسانی جانیں روز ضائع ہوتی ہیں ۔ اس ظلم اور زیادتی کا صرف ایک ہی حل ہے کہ سب کو آزادانہ نقل و حرکت کا حق دیا جائے ۔

Assemblea no CPR - no frontiere
nofrontierefvg.noblogs.org

یورپین ممالک کے بارڈرز تقریبا ساتھ ساتھ ساتھ منسلک ہیں ۔ وہاں سے ایک ایک کر کے تو بارڈر پار ہوسکتا ہے لیکن گروپ کی شکل میں ناممکن سے بات ہے۔ اس وجہ سے لوگ خطرناک راستہ چلتے ہیں مثال کے طورپر ٹرک، کنٹینر یا پھر جنگلوں میں سے پیدل مارچ کرنا یا پھر ایجنٹوں کو پیسے دے کر ان کی رہنمائی میں نقل و حرکت کرتے ہیں یا پھر کسی وین میں جانوروں کی طرح گھس کر بارڈرز پار کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ منگل کے دن کا واقعہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے ۔ اس کے نتیجے میں خدانخواستہ اموات بھی ہو سکتی تھیں ۔ ہم ان لوگوں کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں جو کہ اپنی زندگی پر کھیل کر ایک نئی اور خوشحال زندگی کے لیے یہاں آرہے تھے اور ہم بالکل مذمت کرتے ہیں پولیس کے ان اقدامات کی جن کی وجہ سے یہ حادثہ ہوا۔ اور ہم ان اسمگلرز کی بھی پرزور مذمت کرتے ہیں جن کو انسانی جانوں کی قیمت سے زیادہ پیسے لے کر مہاجرین کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کرنے کی عادت پڑ چکی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بارڈر بند ہے اور ایک بند بارڈر کو پار کرنا انسانی جان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے ۔ جو بھی بارڈر کراس کرتا ہے وہ کوئی خطرہ نہیں بلکہ ایک انسانی جان ہے ۔ اصل خطرہ تو وہ فوج ہے جو کہ بارڈر پر کھڑی ہے اور یہی فوج ہے جس کی وجہ سے اوپی چینا میں ہونے والے حادثے کے نتیجے میں انسانی جانیں بھی جاسکتی تھیں ۔ پی ڈی پارٹی نے اس حادثے کی وجہ سے بارڈر پر کنٹرولنگ اور گشت کو اور زیادہ سخت کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ بارڈر کراس کرنے والوں کو روکا جاسکے۔

جو لوگ بھی ایسے احکامات دیتے ہیں، یا نسلی اور قومیت کی بنیاد پر امتیازی سلوک کرتے ہیں، نت نئے قانون بنا کر انسانی حقوق کو پامال کرتے ہیں ان کے لیے انتہائی شرم کا مقام ہے ۔ بارڈر اٹلی کا ہو یا کسی بھی ملک کا انسانی جانیں روز ضائع ہوتی ہیں ۔ اس ظلم اور زیادتی کا صرف ایک ہی حل ہے کہ سب کو آزادانہ نقل و حرکت کا حق دیا جائے ۔

Assemblea no CPR - no frontiere
nofrontierefvg.noblogs.org